قدیم ماہنامہ کے ہفت روزہ و قدیم ماہنامہ کے مدیر سلطان بیگ نے ڈاکٹر راحیلہ صدیقی کو ایک طویل انٹرویو دیا

(ہفت روزہ 27 مئی تا 3 جون 2024)

مدیر کلاسیک

نمبر 14، انارکلی بازار، لاہور

ہفت روزہ کلاسیک کے مدیر سلطان بیگ نے ہفت روزہ کے دفتر میں ڈاکٹر راحیلہ صدیقی کو ایک طویل انٹرویو دیا۔ گفتگو ادب، صحافت اور ثقافت پر مرکوز رہی۔ ڈاکٹر راحیلہ صدیقی نے کہا کہ ہفت روزہ کلاسیک نے اردو صحافت کو نئی زبان دی۔ انٹرویو کا متن قارئین کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

سلطان بیگ: آپ نے ہفت روزہ کلاسیک کا آغاز کب کیا اور اس کا خیال کیسے آیا؟

راحیلہ صدیقی: میں نے ۱۹۹۸ء میں ایک ادبی ماہنامہ نکالا تھا جو چار سال چلا۔ اس کے بند ہونے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ ہفت روزہ کی جگہ خالی ہے۔ کلاسیک کا خیال دوستوں کی محفل میں آیا۔ ہم نے طے کیا کہ زبان وہی رکھیں گے جو ہم بولتے ہیں، مگر معیار وہی رکھیں گے جو پرانے رسالوں کا تھا۔

سلطان بیگ: آپ کا ادارتی اصول کیا ہے؟

راحیلہ صدیقی: ہم کسی کی دل آزاری کے بغیر سچ لکھتے ہیں۔ ہر تحریر کے پیچھے ایک ثبوت ہونا چاہیے۔ ہم اشتہار کے لیے سمجھوتا کرتے ہیں، مگر اداریے کے لیے نہیں۔ ایک بار ایک بڑے ادارے نے اشتہار روکا تو ہم نے اداریہ چھاپ دیا۔ وہ اشتہار اگلے ہفتے واپس آ گیا۔

سلطان بیگ: آپ کے قارئین کون ہیں؟

راحیلہ صدیقی: زیادہ تر پڑھے لکھے لوگ، اساتذہ اور طالب علم۔ ہمارے پاس ۴۲ ہزار باقاعدہ خریدار ہیں۔ ہم نے کبھی اشتہار پر انحصار نہیں کیا۔ ہمارا خرچ خریداروں کے چندے سے چلتا ہے۔ یہ ماڈل مشکل ہے، مگر پائیدار ہے۔

سلطان بیگ: آپ کا سب سے بڑا چیلنج کیا رہا؟

راحیلہ صدیقی: کاغذ کی قیمت۔ ۲۰۰۸ء میں کاغذ کی قیمت دگنی ہو گئی تو ہمیں آدھا شمارہ کم کرنا پڑا۔ ہم نے قارئین کو خط لکھا اور بتایا کہ کیا ہو رہا ہے۔ جواب میں ۳۱ خطوط آئے جن میں سے ۲۹ نے کہا کہ وہ قیمت بڑھانے پر راضی ہیں۔ یہ رشتہ اعتماد پر قائم ہے